سنت وحدیث کا باہمی تعلق

اصغر علی خان

حدیث وسنت کا استعمال علوم نبوت کے لیے عام ہے اور اس میں اتنا خصوص پیدا ہو گیا ہے کہ جب بھی حدیث یا سنت کا لفظ بولا جاتا ہے تو اس سے نبی پاک ﷺ کے اقوال وافعال اور تقریرات ہی مراد ہوتے ہیں اس مفہوم کے علاوہ کسی اور طرف ذہن منتقل ہی نہیں ہوتا۔ اگرچہ بعض علماء نے حدیث اور سنت میں فرق کیا ہے مگر یہ فرق صرف علماء کے نزدیک ان کے اپنے اپنے میدان کار میں کام کرنے کی نوعیت کی وجہ سے ہے لیکن یہ اتنا بڑا فرق نہیں جس کی بنا پر حدیث وسنت کو بالکل ہی مختلف معانی کا جامہ پہنایا جائے جیسا کہ بعض متجددین کا دعویٰ ہے کہ وہ سنت سے مراد تعامل امت سے ثابت شدہ اعمال لیتے ہیں اور ان کو حجت مانتے ہیں مگر احادیث کو فتنۂ عجم کی باقیات کا نام دے کر رد کر دیتے ہیں۔ میں نے ان محدود صفحات میں اہل لغت، اصولیین، فقہاء اور محدثین کے نزدیک حدیث وسنت کی تعریفات کا جائزہ لیا ہے اور ان میں جس حد تک فرق ہے اس کی وضاحت کرنے کی کوشش کی ہے۔

حدیث وسنت کے معانی ومفاہیم اہل لغت کی نظر میں

حدیث: لسان العرب میں ہے:

''الحديث تفيض القديم والحدوث تفيض القدمه''(۱)

اور تاج العروس میں زبیدی لکھتے ہیں:

''الحديث وهو الجديد من الاشياء والحديث''الخبر منها مترادفان باتى على القليل والكثير''(۲)

حدیث نئی چیز کو کہتے ہیں اور حدیث وخبر مترادف ہیں قلیل وکثیر پر ان کا اطلاق ہوتا ہے۔